Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹ — تار کا پتہ ۔ الفضل لاہور

الفضل لاہور

روزنامہ

یوم چہارشنبہ

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے — ششماہی ۱۳ — سہ ماہی ۷ — ماہوار ۲½ — فی پرچہ ۱ ار

جلد ۶/۴۰ | ۹ صلح ۱۳۳۱ ہش | ۹ جنوری ۱۹۵۲ء | نمبر ۸

69

اخبار احمدیہ

لاہور ۹ جنوری: مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج پھر ٹمپریچر ۹۹ تک ہوگیا مگر عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ۔ کمزوری بھی بتدریج کم ہو رہی ہے۔ الحمد للہ ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ۔

بارہ لاکھ افراد زیادہ آئے

ڈھاکہ ۸ جنوری: ۱۹۵۱ء میں جتنے آدمی مشرقی بنگال آئے ۔ ان کی تعداد جانے والوں کی تعداد سے بارہ لاکھ زیادہ ہے ۔

پاکستان کے تحفظ و دفاع کی خاطر

مشرقی بنگال کے نوجوانوں کا جوش و خروش

ڈھاکہ ۸ جنوری: آج گورنر جنرل عزت مآب غلام محمد نے ڈھاکہ کے قریب بری اور ہوائی فوج کے دستوں کا معائنہ کیا مشرقی پاکستان کے نوجوان جس مستعدی سے فوج میں بھرتی ہو رہے ہیں عزت مآب اس سے بہت متاثر ہوئے ۔ اس موقعہ پر آپ نے اس امید کا اظہار کیا ۔ کہ ملک کے دفاع کے سلسلے میں مشرقی بنگال پورا پورا حق ادا کرے گا ۔ نیز فرمایا اس صوبے کے باشندوں میں قوم و ملک کے تحفظ اور دفاع کا جو جذبہ پایا جاتا ہے ۔ اور اس بارے میں وہ جس جوش و خروش کا اظہار کر رہے ہیں حکومت اس سے پوری طرح باخبر ہے ۔ اور وہ سمجھتی ہے ۔ کہ اس جوش و خروش اور جذبہ کو کام میں لا کر ان کی عزمات سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے بعد میں گورنر جنرل نے کمبائنڈ ملٹری ہسپتال کا معائنہ کیا

پنجاب اسمبلی میں چونسٹھ سال پرانے قانونِ لگان داری میں ترمیم کا بل پیش کر دیا گیا

زرعی اصلاحات کے نفاذ کے لئے قانون سازی کے سلسلے میں صوبائی وزارت کا پہلا قدم !

لاہور ۸ جنوری: ۔ آج پنجاب اسمبلی نے طے کیا ۔ کہ پیداوار میں زمیندار کا حصہ چالیس فی صدی سے زیادہ نہیں ہونا چاہیئے ۔ چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق کاشتکار کو پیداوار کا ۶۰ فی صدی حصہ یقینی طور پر ملا کرے گا جن کاشتکاروں کو پہلے ہی ۶۰ فی صدی سے زیادہ مل رہا ہے وہ بدستور زیادہ ہی لیتے رہیں گے ۔ یہ فیصلے چونسٹھ سال پرانے قانون لگانداری میں ترمیم کے بل پر بحث کے وقت کئے گئے ۔ یہ بل صوبے کے وزیر مال چوہدری محمد حسین چٹھہ نے پیش کیا ۔ صوبے کی مسلم لیگی وزارت نے اپنے انتخابی منشور میں جن زرعی اصلاحات کا وعدہ کیا تھا ان کے نفاذ کے لیے قانون سازی کے سلسلے میں یہ پہلا قدم ہے ۔ جو موجودہ وزارت کی طرف سے اٹھایا گیا ہے ۔ اس بل کے منظور ہو جانے کے بعد دو اور بل پیش کئے جائیں گے ۔ جو زرعی اصلاحات ہی کا حصہ ہونگے

پیش کردہ بل کی دفعات کے تحت تمام محاصل زمیندار اور مزارع حکومت کو اسی نسبت سے ادا کریں گے ۔ جس نسبت سے پیداوار کا حصہ انہیں ملے گا ۔ ایک اور دفعہ کے تحت غیر موروثی کاشتکار کو دیگر وارث مقرر کرنے کا حق دیا گیا ہے تاکہ ان کے کنبوں میں لگان داری کے حقوق محفوظ ہو سکیں اگر کوئی مزارع اپنا وارث مقرر نہیں کرے گا ۔ تو یہ حق خود بخود سب سے بڑے لڑکے کو حاصل ہو جائے گا ۔ آج جب اس بل پر بحث ملتوی ہوئی ۔ تو خود کاشت کے مسئلہ پر بحث ہو رہی تھی

مصر برطانیہ کے ساتھ تجارتی معاہدے کی تجدید نہیں کرے گا

مصری چھاپہ ماروں نے سویز کے قریب بارود لگا کر ریلوے لائن اڑا دی !!

قاہرہ ۸ جنوری: معلوم ہوا ہے ۔ کہ مصر برطانیہ کے ساتھ تجارتی معاہدے کی تجدید نہیں کرے گا ۔ سابقہ معاہدہ کی میعاد گذشتہ مہینے کی ۳۱ تاریخ کو ختم ہو چکی ہے ۔ چنانچہ برطانیہ کے ساتھ معاہدے کی تجدید کی بجائے مصر کی حکومت ان دنوں یورپ اور امریکہ کے متعدد ممالک سے کپاس کی فروخت کے بارے میں گفت و شنید کر رہی ہے ۔ ایک اور اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ مصر نے برطانیہ میں تربیت پانے والے مصر کے جن فوجی افسروں کو واپس بلا لیا ہے انہیں اب تربیت جاری رکھنے کے لئے امریکہ بھیجنے کی سکیم پر غور کیا جا رہا ہے ادھر مصری چھاپہ ماروں کی سرگرمیاں بدستور جاری ہیں ۔ چنانچہ انہوں نے سویز کے قریب اس ریلوے لائن کو بارود لگا کر اڑا دیا ہے جس کے ذریعہ برطانوی فوجوں کو وہاں لایا جاتا ہے ۔ (رائٹر)

تھل میں سابق فوجیوں کی آبادکاری

لاہور ۸ جنوری: ۔ ایک اطلاع کے مطابق تھل میں سابق فوجیوں کے تین ہزار سے زیادہ خاندانوں کو آباد کیا جا چکا ہے ۔ ان میں سے ۵۳۰ فوجی عیسائی ہیں ۔

تیل لے جانے والے جہازوں کی حفاظت کیلئے

جنگی جہاز خریدنے کی ہدایت

تہران ۸ جنوری: حکومت ایران نے نیشنل ایرانین آئل بورڈ کو ایران کے کارخانوں سے تیل لیجانے والے جہازوں کی حفاظت کے لئے جنگی جہاز خریدنے کی ہدایت کی ہے یہ اقدام برطانیہ کے اس فیصلہ کی روشنی میں ضروری خیال کیا گیا ہے جو اس نے ایران سے تیل کی برآمد روکنے کے سلسلے میں کیا ہے

یورپ اور امریکہ کے متعدد ممالک

مصری کپاس خریدنے کیلئے تیار ہیں

قاہرہ ۸ جنوری: مصر ان دنوں یورپ اور امریکہ کے کئی ملکوں سے کپاس فروخت کرنے کے لئے بات چیت کر رہا ہے ۔ رومانیہ بہت بڑی مقدار میں کپاس خریدنے کے لئے تیار ہے ۔ اس کے بدلے میں وہ اناج گوشت اور دوسری چیزیں دے گا ۔ اسی طرح مغربی جرمنی نے بھی تانبا اور گندھک کے عوض کپاس خریدنے کی پیشکش کی ہے ۔ ایک اطلاع کے مطابق مشرقی اور مغربی یورپ کے متعدد ممالک کپاس خریدنے پر آمادگی کا اظہار

تربیت و روزگار کی پانچ روزہ کانفرنس

کراچی ۸ جنوری: وزیر محنت ڈاکٹر اے ایم مالک نے آج تربیت و روزگار کی پانچ روزہ کانفرنس کا افتتاح فرمایا ۔ انہوں نے افتتاحی تقریر میں یہ امر واضح کرتے ہوئے کہ افرادی ۔۔۔۔ قوت ۔۔۔۔ کے مسئلے کو حل کرنے کے سلسلے میں اس کانفرنس کا انعقاد پہلا قدم ہے کارخانہ داروں پر زور دیا کہ وہ ان مسائل کو سائنٹیفک طریقوں پر حل کرنے میں حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں ۔

بیرونی ممالک کے ساتھ پاکستان کی تجارت میں ایک ارب ۶۳ کروڑ ۶۰ لاکھ روپے کا اضافہ ۔ تجارت کی ترقیاتی کونسل کی سہ روزہ اجلاس کا افتتاح

ڈھاکہ ۸ جنوری: آج یہاں پاکستان کے وزیر تجارت مسٹر فضل الرحمٰن کی صدارت میں بیرونی تجارت کی ترقیاتی کانفرنس کا سہ روزہ اجلاس شروع ہوا ۔ پاکستان کی بیرونی تجارت میں سال بہ سال جو اضافہ ہو رہا ہے مسٹر فضل الرحمٰن نے اپنی صدارتی تقریر میں اس کے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے بتایا ۱۹۴۹ء میں بیرونی ملکوں کے ساتھ جو تجارتی لین دین ہوا تھا ۱۹۵۰-۵۱ء میں اس لین دین میں مقابلتہً ایک ارب ۶۳ کروڑ ۶۰ لاکھ روپے کا اضافہ ہوا ۔ انہوں نے کہا ۔ اس اضافہ کی وجہ صرف یہ نہیں ہے ۔ کہ پاکستان میں کچے مال کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں ۔ بلکہ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ پاکستان نے ۱۹۵۰ء میں زیادہ مقدار میں مال برآمد اور درآمد کیا ہے ۔ بالخصوص برآمد میں اضافہ بہت زیادہ اہم ہے ۔ اس اضافہ کی وجہ سے ہی کچے مال کی قیمتیں بڑھیں اور بالآخر دوسرے ملکوں کے ساتھ تجارت میں پاکستان کو ایک ارب ۹ کروڑ روپے کا فائدہ ہوا ۔ اس رقم سے ترقی کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں ضروری مشینیں اور دیگر سامان خرید جا سکتا ہے ۔ چنانچہ اسی لئے پٹ سن کے کارخانے قائم کرنے اور دیگر اہم صنعتوں کو ترقی دینے کے لئے بڑی بڑی سکیمیں منظور کی گئی ہیں ۔ تقریر کے دوران میں انہوں نے مزید بتایا ۔ کہ پاکستان نے جتنا مال برآمد کیا ہے ۔ اس میں ۸۲ فی صدی سے زیادہ حصہ پٹ سن اور کپاس کا ہے ۔ اس ضمن میں آپ نے برآمد میں مزید اضافہ کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا ۔ کہ جس ملک کی برآمدی تجارت کا دارومدار صرف چند ایک چیزوں پر ہو اس ملک کی معیشت مضبوط نہیں کہلا سکتی ۔ ہمیں چاہیئے ۔ کہ ہم اپنی پیداوار کو بڑھائیں ۔ اور زیادہ مقدار میں مال تیار کریں ۔ تاکہ پیداوار کے نئے نئے وسائل تلاش کئے جا سکیں ۔ دولت مشترکہ ممالک کے ساتھ پاکستان کے تجارتی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا ۔ کہ دولت مشترکہ ممالک کے ساتھ دن بدن ہمارے تعلقات زیادہ مضبوط ہوتے جا رہے ہیں ۔ جن ملکوں سے دس کروڑ سے زیادہ کی تجارت ہوتی ہے ۱۹۴۹ء میں ان کی تعداد صرف ۳ تھی ۔ ۱۹۵۰ء میں ان کی تعداد ۹ تک پہنچ گئی ۔ پٹ سن کی قیمتوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے امید ظاہر کی ۔ کہ اس سال پٹ سن کی قیمتیں زیادہ ہوں گی ۔ دنیا کے حالات قیمتیں زیادہ بڑھنے کے حق میں ہیں ۔ پٹ سن کو قومی ملکیت میں لینے کے متعلق بتایا ۔ کہ حکومت اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کرے گی ۔ جو حکومت کو تفصیلی رپورٹ پیش کرے گا

۔ ۔ ۔ اڑا نے کے دھماکے سے تیل کی لائن کو بھی نقصان پہنچا ہے

روحانی قوت پیدا کرنے کی تلقین !

لاہور ۸ جنوری: ۔ آج مدرسۃ البنات کی طالبات سے خطاب کرتے ہوئے محترمہ فاطمہ جناح نے عورتوں کو اپنے اندر روحانی قوت پیدا کرنے کی تلقین کی ۔ آپ نے فرمایا روحانی قوت کو ملکی دفاع کا بہترین ہتھیار قرار دیا جا سکتا ہے ۔ نیز فرمایا ۔ عورتیں فی الحقیقت قوم کی محافظ ہوتی ہیں ۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور قومی کاموں میں نمایاں حصہ لیں ۔

ایکٹنگ ایڈیٹر: ۔ روشن الدین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دشمن سے مقابلہ کی تمنّا نہیں کرنی چاہئے

— از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے —

عن عبد اللہ بن ابی اوفیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا الناس لا تتمنوا لقاء العدو واسألوا اللہ العافیۃ واذا لقیتموھم فاصبروا واعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف (مسلم)

ترجمہ:۔ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے مسلمانو دشمن کے مقابلہ کی کبھی تمنا نہ کیا کرو۔ اور خدا سے امن وعافیت کے خواہاں رہو۔ لیکن جب دشمن کے ساتھ تمہارا ٹکراؤ ہو جائے تو پھر صبر اور استقلال کے ساتھ مقابلہ کرو۔ اور یاد رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔

تشریح۔ یہ حدیث دشمنوں کے ساتھ سلوک اور فلسفہ جہاد کے متعلق اسلامی تعلیم کا نہایت لطیف خلاصہ پیش کرتی ہے۔ جو چار اصولی باتوں میں آجاتا ہے۔

(۱) دشمن کے ساتھ لڑنے کی کبھی خواہش نہ کرو اور نہ اس پر حملہ کرنے میں اپنی طرف سے پہل کرو

(۲) ہمیشہ خدا سے امن اور عافیت کے خواہاں رہو۔

(۳) اگر دشمن کی طرف سے پہل ہوتے پر اس کے ساتھ لڑائی کی صورت پیدا ہو جائے۔ تو پھر کامل صبر اور استقلال کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کرو۔

(۴) مقابلہ کی صورت میں تسلی رکھو کہ دو انعاموں میں سے ایک انعام بہرحال تمہیں ملکر رہے گا۔ یعنی یا تو تم فتح پاؤگے اور یا شہادت حاصل کروگے۔

جنگوں کے متعلق خواہ وہ دینی ہوں یا دنیوی دنیا کا کوئی مذہب اور کوئی ملک اور تاریخ عالم کا کوئی زمانہ اس سے بہتر ضابطۂ اخلاق پیش نہیں کر سکتا۔ اور ضمناً اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اسلام دین کے معاملہ میں جبر کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ کیونکہ اگر لوگوں کو جبراً مسلمان بنانے کی اجازت ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی یہ ارشاد نہ فرماتے کہ تم دشمن کے مقابلہ کی خواہش نہ کرو۔ جبر کرنے والا تو خود موقعہ تلاش کر کر کے دوسروں پر حملہ آور ہوتا ہے۔ تاکہ انہیں مغلوب کر کے اپنے رنگ میں ڈھال لے۔

آپ کا یہ فرمانا کہ کبھی دشمن کے مقابلہ کی خواہش نہ کرو اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ اسلام دین کے معاملہ میں قطعاً جبر کی اجازت نہیں دیتا۔ اور یہ وہی تعلیم ہے جو قرآن شریف نے ان الفاظ میں صراحتاً بیان فرمائی ہے۔ کہ لا اکراہ فی الدین "یعنی دین کے معاملہ میں جبر کرنا ہرگز جائز نہیں۔"

پھر ایک طرف مسلمانوں کو پہل کرنے سے روکنا اور دوسری طرف انہیں صبر کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی تلقین کرنا اس لطیف حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ گو اسلام مسلمانوں کو ظالم بننے سے بہرحال روکتا ہے۔ مگر وہ مسلمانوں کے دلوں میں سے موت کا خوف بھی قطعی طور پر نکال چاہتا ہے۔ اور یہی وہ وسطی تعلیم ہے۔ جو قوموں کی ترقی کی بنیاد بنا کرتی ہے کہ ایک طرف تو وہ اپنے نفسوں کو روک کر رکھیں اور کسی صورت میں بھی ظالم نہ بنیں۔ اور دوسری طرف وہ موت کے سامنے ایسے بہادر اور بے خطر ہوں کہ تلواروں کے سایہ میں جنت کا نظارہ دیکھیں۔

(چالیس جواہر پارے)

بقیہ لیڈر صفحہ ۳

مگر بدلنے کے بھی اصول اور حدود ہوتے ہیں۔ ایک آم کا درخت اختلافِ موسم کے اثر سے بدل کر اچھا یا بُرا آم کا درخت تو بن سکتا ہے۔ لیکن آسمان کی کروڑوں گردشیں بھی اس کو لکاٹ کا درخت نہیں بنا سکتیں۔ کیا یہ عجیب بات نہیں ہے۔ کہ ایک ماہر نفسیات کو ایک شخصیت پہلے تو سب سے بڑی مفکر اسلام نظر آتی ہے اور وہ بھی عین اس ماہر نفسیات کی علم کی پختگی کے وقت جب آپ گورنمنٹ کالج میں لیکچرار ہیں۔ پھر آپ کو ایک جماعت ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ نظر آتی ہے عین اس وقت جب کہ آپ لندن سے فارغ التحصیل ہونے کے کئی سال بعد ۱۹۱۱ء میں علی گڑھ جیسی مقتدر درسگاہ میں تقریر فرما رہے ہوتے ہیں۔ لیکن کچھ زمانے کے بعد جونہی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب وائسرائے کی کونسل کے ممبر نامزد ہوتے ہیں۔ تو زمانہ حال کا سب سے بڑا مفکر اسلام "مذہبی جلتا پرزہ" بن جاتا ہے اور اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ جماعت مجوسی بن جاتی ہے۔ آخر نفسیات کا کوئی اصول ہے بھی یا نہیں؟ کشمیر کمیٹی بنانے کے وقت جو مسلمانوں ہی کی تنظیم تھی۔ تو حضرت مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ سے بہتر شخص صدر بننے کے قابل نظر نہیں آتا۔ لیکن جونہی بخیال خود کام ہو چکتا ہے۔ تو اس سے برا کوئی نہیں۔ آخر کیا نفسیاتی تجزیہ ہے۔ جس کے جناب م۔ش صاحب گنہگار ہے ہیں۔ (باقی)

بگڑتا نہیں کچھ بھی اہلِ صفا کا

ذرا چاہیئے ظالمو! ڈر خدا کا
غریبوں کی آہ و فغاں سے نہ کھیلو
چھپا ہے کہیں خاک اُڑانے سے سورج؟
یہ بازی تمہیں ہارنا ہی پڑے گی

اثر ہو نہ جائے ہماری دُعا کا
کہ ہل جائے گا محور ارض وسما کا
رُکا ہے کبھی چشمہ آبِ بقا کا؟
ہمیشہ نہیں کھیل مکر وریا کا

اُچھالیں وہ تنویر کیچڑ تو کیا غم
بگڑتا نہیں کچھ بھی اہلِ صفا کا

قافلہ قادیان ۱۹۵۰ء کے اصحاب توجہ فرمائیں

— از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے —

جو احباب اور بہنیں ۱۹۵۰ء کے قافلہ میں قادیان گئے تھے۔ ان کا کچھ سامان واپسی سفر پر ہندوستانی کسٹم نے واگہ بارڈر پر روک لیا تھا۔ اب اس سامان کی بحالی کی ایک صورت پیدا ہوئی ہے۔ پس جن اصحاب قافلہ کا سامان اس موقعہ پر روکا گیا ہو۔ وہ مجھے اپنے سامان کی تفصیل اور اپنے نام اور پتہ وغیرہ سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کے سامان کی واپسی کی کوشش کی جا سکے۔ یہ خیال رہے کہ ابھی اس معاملہ میں کوئی پختہ صورت پیدا نہیں ہوئی۔ لیکن بعض افسروں کی طرف سے امید دلائی گئی ہے۔ کہ غالباً اس سامان کا کچھ حصہ واپس مل سکے گا۔ لہٰذا کوشش کی غرض سے یہ اطلاع طلب کی جا رہی ہے۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ

ایجنٹ حضرات کی توجہ کے لئے

★ کیا بل ماہ دسمبر ۱۹۵۱ء ایجنسی آپ نے ادا کر دیا ہے؟

★ آخری تاریخ ادائیگی بل ۱۰ تاریخ ہے۔

★ خریدار کو بحال رکھنے کے لئے بنڈل کی لگاتار سپلائی کیسے رہ سکتی ہے؟

★ دس تاریخ تک دفتر میں ایجنسی کا بل ادا ہو جائے۔

ورنہ

بنڈل کے رک جانے سے آپ کا اخبار نہیں پہنچے گا۔

مینجر الفضل لاہور

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
۹ جنوری ۱۹۵۲ء

30

ضرورت ہے ۔ ۔ ۔ ایک ماہر نفسیات کی

جناب م۔ش صاحب نے جو روزنامہ "آفاق" میں "لاہور کی ڈائری" لکھا کرتے ہیں "آفاق" کی اشاعت ۲۹ دسمبر ۱۹۵۱ء کی ڈائری میں جماعت احمدیہ پاکستان کے نئے مرکز "ربوہ" کے متعلق اپنے تاثرات بیان فرمائے تھے۔ جو آپ نے بطور ایک اخبار نویس کے تحریر کئے تھے۔ اس میں جناب م۔ش نے فرمایا ہے کہ:۔

"کسی صاحب فکر نے نہ تو اس جماعت کے نظام اس کی تاریخ اور اس کی اہم شخصیات پر تنقید کی ہے۔ نہ اس بات پر روشنی ڈالی ہے کہ اس جماعت کے متعلقہ عقائد کن سیاسی اور جذباتی نتائج پر منتج ہوں گے۔ اور نہ کسی مسلم ماہر نفسیات نے مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کے الہامات کو قرآن کی روشنی میں جانچنے کی سعی کی ہے۔"

جناب آغائے مرتضےٰ احمد خان میکش صاحب نے اپنے ایک خط میں جو آپ نے م۔ش صاحب کو لکھا ہے اور جو روزنامہ "آفاق" کی اشاعت ۵ جنوری ۱۹۵۲ء میں بجنسہٖ مع جناب میکش کے دستخطوں کے عکس کے شائع کیا گیا ہے۔ م۔ش صاحب کے مندرجہ بالا بیان پر اعتراض کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ م۔ش صاحب کی یہ باتیں غلط ہیں۔ جہاں تک ان باتوں کے غلط ہونے کا تعلق ہے۔ ہم جناب میکش سے متفق ہیں۔ جماعت کے نظام اس کی تاریخ اور اس کی اہم شخصیات پر سینکڑوں نے تنقید کی ہے۔ اور سینکڑوں مسلمانوں نے جماعت کے عقائد کے متعلق لکھا ہے۔ مگر ہمارا اور جناب میکش کا نقطۂ نظر ۔ ۔ جدا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ مبلغ نے کبھی تحریک احمدیت کا مطالعہ ہمدرد ۔ ۔ سے نہیں کیا۔ نہ آپ نے کبھی احمدیت کو سمجھنے ۔ ۔ لئے براہ راست جماعت کا لٹریچر پڑھا ہے۔ اور ۔ ۔ کہ آپ کے مکتوب سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس جماعت کے متعلق آپ ۔ ۔ مبلغ علم صرف مرزا الیاس برنی کی کتاب "قادیانی مذہب" اور ہیچو قسم کی کتابوں تک ہی محدود ہے۔ جو خالص معاندانہ نقطۂ نظر سے لکھی گئی ہیں۔ اور تنقید کی دنیا میں جن کا مقام صرف پنڈت دیانند۔ لیکھرام۔ اور دیگر آریوں اور متعصب پادریوں کی اسلام۔ قرآن کریم اور ختمی مآب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تنقیدات کے ساتھ ہے۔ اگر کوئی شخص اسلام اور قرآن کریم کے متعلق پنڈت دیانند صاحب کی ستیارتھ پرکاش کا جو دسواں باب پڑھ کر رائے قائم کرنے میں حق بجانب ہوسکتا ہے۔ تو جناب میکش صاحب بھی جناب مرزا الیاس برنی کی کتاب "قادیانی مذہب" پڑھ کر احمدیت کے متعلق رائے قائم کرنے میں واقعی حق بجانب ہیں۔

جناب میکش م۔ش صاحب کے مندرجہ بالا بیان پر اپنے خط میں رقمطراز ہیں۔

"اگر آپ نے صرف مرزا الیاس برنی کی کتاب "قادیانی مذہب" کو ایک نظر دیکھا ہوتا۔ تو آپ ہرگز نہ لکھتے کہ کسی نے مرزا غلام احمد کی تحریک۔ اس کے الہامات اور اس کی جماعت کا نفسیاتی تجزیہ نہیں کیا۔ آپ کے اس سوال کا جواب کہ اس جماعت کے متعلقہ عقائد کن سیاسی اور جذباتی نتائج پر منتج ہوں گے۔ راقم الحروف ایک سال پہلے دے چکا ہے۔ اگر آپ بھول گئے ہوں تو مکتبہ آزاد دفتر احرار سے وہ پمفلٹ منگوا کر دیکھ لیں جس میں اس مکتبہ نے میرے چند مضامین طبع کرا کے شائع کرا دیئے ہیں۔ اسکے مطالعہ سے آپ پر اس جماعت کے سیاسی عزائم منکشف ہو جائیں گے۔ جکی تصدیق مرزا بشیر الدین محمود نے شاطرانہ ڈانٹ پلاتے ہوئے کر دی ہے بلکہ اعتراف کر لیا ہے کہ اس جماعت کے سیاسی عزائم کا جو تجزیہ اس عاجز نے سال گزشتہ کیا تھا وہ سولہ آنے درست ہے۔" (از آفاق ۵ جنوری ۱۹۵۲ء)

خود جناب الیاس برنی کا بھی یہ حال ہے کہ آپ نے کبھی احمدیت کے لٹریچر کا براہ راست مطالعہ نہیں فرمایا۔ اور جو کچھ معاندین نے لکھا ہے اس کو پڑھ کر اور اس میں جو غلط در غلط حوالے کانٹ چھانٹ کر آپ کو ملے ہیں۔ انہیں کو لے کر مکھی پر مکھی مارتے چلے گئے ہیں۔ جو لوگ جناب میکش کی طرح الیاس برنی صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب اور ہیچو قسم دوسرے ناقدان احمدیت کی کتابیں پڑھ کر رہ جاتے ہیں۔ اور اپنی تحقیقات یہیں ختم کر دیتے وہ یقیناً کبھی احمدیت کا صحیح موقف نہیں سمجھ سکتے۔ جیسا کہ جناب میکش صاحب آج تک نہیں سمجھ سکے۔ کسی تحریک یا جماعت کے صحیح موقف کو سمجھنے کا یہ طریق جس قدر غیر منصفانہ اور غیر دیانتدارانہ ہے۔ اسی قدر مغالطہ انگیز اور خود ایسا طریق اختیار کرنے والوں کے لئے گمراہ کن ہے۔ کوئی انسان اس طریق سے صحیح نتیجہ پر نہیں پہونچ سکتا۔

جو لوگ اس طرح معاندین کا لٹریچر پڑھ کر رہ جاتے ہیں۔ وہ بالعموم خود بھی غلط فہمیوں کا شکار بنے رہتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی غلط فہمیوں میں پڑنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ لیکن جو لوگ معاندین کی کتابیں پڑھ کر تحقیقات کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ جہاں تک احمدیت کا تعلق ہے۔ ہم کو ایسے ہزاروں لوگوں کا علم ہے جنہوں نے تحقیقات کا راستہ اختیار کر کے احمدیت کی صداقت کو پا لیا۔ اور اسے قبول کیا۔ اس طرح معاندین کی جارحانہ اور غیر منصفانہ تنقیدات بالواسطہ بڑی حد تک مفید بھی ثابت ہوئی ہیں۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ایسے لوگ سب سے زیادہ نقصان اپنی ہی ذات کو پہنچاتے ہیں۔ اور نادانستہ احمدیت کی تقویت کا بھی باعث بنتے ہیں

جناب میکش اپنے اس خط کے آغاز میں لکھتے ہیں:۔

"میں نے "آفاق" کا وہ پرچہ دیکھا ہے۔ جس میں آپ نے میرزائیوں کے سالانہ جلسے اور مرزا بشیر الدین محمود کے متعلق اپنے تاثرات شائع کرائے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس گروہ کی تنظیمی ٹھاٹ باٹ کو دیکھ کر آپ کا قلب مرعوب ہو گیا۔ اور آپ نے یہ یک گردش قلم مولانا ثناء اللہ امرتسری سے لے کر ــــ مولانا مرتضےٰ احمد میکش تک ــــ دین حقہ اسلام کے مخلص خادموں کی ان کوششوں کی تنقیص فرما دی۔ جو ان سب نے علیٰ قدر استطاعت عامۃ المسلمین کو قادیانی فتنہ کی زد میں آنے سے بچانے کے لئے کیں اور لکھ مارا کہ ــــ اس سارے کام کی حیثیت محض "نعرہ بازی" تھی۔ اور کسی نے تا حال اس جماعت کا کوئی خاطر خواہ تجزیہ نہیں کیا ــــ بلکہ غلط قسم کے جوش اور مخالفت سے اس جماعت کو تقویت پہونچائی ــــ اور تو اور حضرت علامہ اقبال اور مولانا ظفر علی خان بھی آپ کے فرمودات کی لپیٹ میں آ گئے۔ اگرچہ آپ نے علامہ مرحوم کو مستثنیٰ قرار دینے کی دبی دبی سی کوشش کر دکھائی ہے۔"

(روزنامہ آفاق مورخہ ۵ جنوری ۱۹۵۲ء)

یہ دو حوالے جو ہم نے یہاں جناب میکش صاحب کے مکتوب سے نقل کئے ہیں۔ ان میں جو تعلی جناب نے اپنے متعلق فرمائی ہے۔ اس کا تجزیہ ہم اوپر کر چکے ہیں۔ اور بتا چکے ہیں کہ آپ کا احمدیت کے متعلق مبلغ علم کتنا ہے۔ اور کیا حیثیت رکھتا ہے۔

م۔ش صاحب نے اپنی ڈائری میں جیسا کہ اوپر کے دو حوالوں سے بھی ثابت ہوتا ہے ایک ماہر نفسیات کی طرح احمدیت کے اکثر ناقدین احمدیت کا نفسیاتی تجزیہ خود ہی فرما دیا ہے۔ اگر م۔ش صاحب مخالفین احمدیت کی نفسیات کی ذرا زیادہ تفصیلات معلوم کرنا چاہیں تو ہم انہیں قرآن کریم کی طرف رجوع کرنے کے لئے عرض کرتے ہیں۔ اس طرح انہیں اپنے ممدوح شاعر مشرق اقبال کی نفسیات کا تجزیہ کرنے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔

جناب اقبال کی قابلیت کی کیا بلحاظ شاعری اور کیا بلحاظ فلسفہ دانی اور کیا بلحاظ مشرقی اقوام کو ابھارنے کی خدمات کے شاید م۔ش صاحب خود بھی ہم سے زیادہ قدر نہیں کرتے ہوں گے۔ بے شک آپ اس زمانے کے ایک بہت بڑے مفکر تھے۔ شاعر مشرق کا خطاب آپ کے لئے نہایت زیبا ہے۔ اگر آپ اپنے ہی اس مصرعہ ع

ثبات ایک تغیر کو ہے زمانہ میں

کے مصداق مصلحت اندیشی کے جھکڑ کے سامنے غیر متزلزل چٹان نہیں تھے ۔ ۔ ۔ لئے آپ نے احمدیت کے متعلق اپنی عمر کے اواخر میں جو کچھ لکھا ہے۔ ہمارے لئے اس لئے بھی بالکل بے معنے ہو جاتا ہے۔ کہ آپ نے پہلے کئی بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ کی نفسیات کا تجزیہ غیر مبہم الفاظ میں ایسا کیا ہے۔ کہ اس زمانہ میں کسی ماہر نفسیات نے اپنے کسی ہم عصر شخصیت یا تحریک کا نہیں کیا۔ آپ نے نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ کا سب سے بڑا مفکر اسلام تسلیم کیا۔ بلکہ جماعت احمدیہ کے متعلق یہ شاندار الفاظ فرمائے کہ

"اس زمانہ میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ پنجاب میں اس جماعت کی صورت میں ظاہر ہوا جسکو قادیانی کہتے ہیں"

بعد میں آپ کا یہ کہہ دینا کہ آپ احمدیت کے متعلق اپنی رائے بدلنے میں حق بجانب ہیں۔ کیونکہ بقول ایمرسن صرف پتھر اپنے آپ کو نہیں بدلتے ایک ایسا قول ہے۔ جس کی تصدیق علی الاعلان ایمرسن کے علاوہ جہاں تک دین کا تعلق ہے صرف مخالفین انبیاء علیہم السلام ہی کرتے آئے ہیں۔ چنانچہ جو لوگ پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو امین اور صدوق کہا کرتے تھے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر کھڑے ہو کر اس بات کا اقرار کرا کر ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے لئے کہا تو سب بڑبڑاتے ہوئے بھاگ اٹھے۔

سو اس بات کے پیش نظر سوال یہ نہیں ہے۔ کہ کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نفسیات کا تجزیہ کیا یا نہیں۔ سوال یہ بھی نہیں کہ سوائے جناب اقبال کے ایسا کسی نے کیا یا نہیں۔ بلکہ م۔ش صاحب کے سامنے جو نہایت اہم سوال اس وقت ہونا چاہیئے تھا وہ یہ ہونا چاہیئے تھا کہ کیا کوئی ایسا ماہر نفسیات اس وقت مسلمانوں میں موجود ہے۔ جو نہ صرف مولوی محمد حسین بٹالوی جناب مولوی ثناء اللہ، جناب ظفر علی خان، جناب مرزا الیاس برنی اور جناب میکش صاحب کی نفسیات کا تجزیہ کرتا۔ بلکہ خود علامہ اقبال جیسے شاہینی قابلیت کے مالک کی نفسیات کا بھی تجزیہ کرتا۔ اور بتایا۔ کہ ایک شخصیت کے متعلق جب عین ہوش وخرد کے زمانہ میں انہوں نے ایک رائے ظاہر کی تھی۔ تو پھر وہ کیا عوامل تھے۔ جنہوں نے بعد میں ان کی رائے کو تبدیل کر دیا۔ بے شک آپ پتھر نہیں تھے کہ نہ بدلتے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ کالم ۳ کے نیچے)

کہتی ہے ہم کو خلقِ خدا غائبانہ کیا

مرتبہ مکرم ملک فضل حسین صاحب مہاجر لاہور

مولانا عبدالحلیم صاحب شرر ایڈیٹر رسالہ "دلگداز" لکھنؤ

"آجکل احمدیوں اور بہائیوں میں مقابلہ و مناظرہ ہو رہا ہے۔ اور باہم رد و قدح کا سلسلہ جاری ہے۔ ان دونوں مسلکوں میں ظاہری اختلاف تو یہ ہے۔ کہ احمدی فرقے والے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مسیح و مہدی موعود ہونے کے مدعی ہیں۔ اور بہائی مرزا علی محمد باب کو وہ مہدی بتاتے ہیں۔ جن کے ظہور کا وعدہ کیا گیا ہے۔ مگر دونوں میں اصلی فرق یہ ہے۔ کہ احمدی مسلک شریعت محمدیہ کو اسی قوت و شان سے قائم رکھ کر اس کی مزید تبلیغ و اشاعت کرتا ہے۔ اور بہائی مذہب شریعت عرب کو ایک منسوخ شدہ غیر واجب الاتباع دین بتاتا ہے۔۔۔۔۔ اس کے مقابل احمدیت رسول آخر الزماں کی رسالت اور پیغمبر عرب کی شریعت کو اسی قدیم شان پر برقرار رکھ کے آیات و احادیث کی تحقیق ایک نئے اصول سے کرتی ہے۔ جس کا مقصد صرف یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب کو ایک نبی مجتہد فی المذہب یا پیغمبر پیرو شریعت ما سبق ثابت کیا جائے۔ خلاصہ یہ کہ بابیت اسلام کے مٹانے کو آئی ہے۔ اور احمدیت اسلام کو قوت دینے کے لئے۔ اور اسی کی برکت ہے، کہ باوجود چند اختلافات کے احمدی فرقہ اسلام کی جیسی سچی اور پر جوش خدمت ادا کرتا ہے۔ دوسرے مسلمان نہیں کرتے۔"

(رسالہ دلگداز لکھنؤ ماہ جون ۱۹۲۶ء)

مولانا سید ممتاز علی صاحب ایڈیٹر "تہذیب النسوان"

"احمدی فرقہ کے مسلمان بالعموم دیندار۔ امن پسند مرنج و مرنجاں لوگ ہیں۔ عقائد میں ان کا ہم سے کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو۔ مگر اسلام کی جو خدمت یہ لوگ کر رہے ہیں۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ وہ خدمت ہم مسلمانوں کے کسی اور فرقہ سے نہیں ہو سکتی۔ ملکانہ راجپوتوں میں فرائض تبلیغ جس خوبی سے ان خادمانِ دین نے ادا کئے ہیں۔ وہ اب تک کسی دوسرے فرقے سے ادا نہیں ہو سکے۔ پھر ان خدمات کے علاوہ انگلستان اور امریکہ میں احمدی فرقے کے مبلغین خدمت اشاعت اسلام کے باب میں بالکل منفرد ہیں۔ یہ خدمات مسلمانوں کے کسی اور فرقے سے نہیں ہو سکیں۔ اور اب کوئی کریگا۔ تو انہیں کی تقلید کرنے والا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں جو ثواب ان نیک بندوں کی مساعی جمیلہ کے لئے لکھا گیا ہوگا۔ وہ اب دوسروں کو ملنا مشکل ہے۔ ؎

حریفاں بادہا خوردند و رفتند
تہی خمخانہا کردند و رفتند

(رسالہ تہذیب النسوان لاہور ۴ر اکتوبر ۱۹۲۷ء)

مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی وکیل گڑگاؤں

"جو حضرات مجھے جانتے ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ باوجود قادیانی نہ ہونے کے میں مرزائی حضرات کی تبلیغی سرگرمیوں کا بہت مداح ہوں۔ یورپ اور امریکہ میں انہیں لوگوں نے اسلام کی شمع دکھائی۔ اور ان کی وجہ سے اسلام کی بہت کچھ واقفیت نصرانیوں میں پھیلی۔ ہندوستان میں بھی فتنہ ارتداد کے بعد یہ حضرات بہت قابل قدر امداد بہم پہنچا رہے ہیں۔"

(رسالہ درویش دہلی ۱۵ر ستمبر ۱۹۲۷ء)

مولوی محمد عبداللہ صاحب منہاس ایڈیٹر مسلم راجپوت امرتسر

"قادیانی احمدیوں کی اولوالعزمی قابل داد ہے کہ انہوں نے بہت قلیل مدت میں ایک خوبصورت مسجد لندن میں تعمیر کر دی۔ احمدیوں کے اسلام کے متعلق مسلمانانِ ہند کے جو کچھ بھی خیالات ہوں۔ اس سے کسی کو انکار نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ سلطنت برطانیہ کے عظیم الشان پایۂ تخت میں سب سے پہلا گھر خدا کا تعمیر کرنے کا فخر انہی کو حاصل ہوا ہے۔ اور اللہ اکبر کی سب سے پہلی آواز اہل لنڈن کے کانوں میں پہنچانے کا شرف بھی انہی کو نصیب ہوا ہے۔

علمائے اسلام جو بے معنی اور دور از کار باتوں کے لئے انتہائی طاقت صرف کر دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ اگر احمدیوں کے اس جوشِ اسلامی پر رشک کریں۔ تو کچھ بے جا نہیں ہے لیکن وہ خود اسلام کی کوئی حقیقی خدمت کریں یا نہ کریں۔ احمدیوں کی اس خدمت اسلامی کو کبھی پسند نہیں کریں گے۔ حالانکہ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ مسلمان یورپ کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے مستند اور صحیح تراجم شائع کریں۔ تاکہ نور اسلام یورپ کے گوشہ گوشہ میں ضیا گستر ہو۔ لیکن ہم کو اپنے دوسرے دل پسند مشاغل سے ایسے کاموں کے لئے کہاں فرصت"

(مسلم راجپوت امرتسر)

منشی محمد الدین صاحب فوق ایڈیٹر اخبار کشمیری لاہور

"احمدیہ جماعتوں میں ہزار عیب سہی۔ وہ مذہب کی رو سے سنگساری کے لائق سہی۔ مسئلہ حیات مسیح اور بعض اپنے دیگر عقائد نبوت و مجددیت کے تسلیم کرنے کی وجہ سے مرتد و کافر سہی۔ لیکن کاش جو تڑپ اور اولوالعزمی اور مذہبی جوش و سرگرمی ان کے اندر موجود ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی ہم تکفیر بازوں میں ہوتا۔ امریکہ افریقہ اور یورپ کے ممالک میں اگر کوئی مسلمان تبلیغ کے لئے جاتا ہے۔ تو یہی احمدی اگر جرمنی یا لنڈن میں کوئی مسجد تعمیر کرتا ہے۔ تو یہی مرتد لوگ۔ اگر فتنہ

(باقی صفحہ پر)

امریکہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت

تبلیغی رپورٹ بابت ماہ اگست، ستمبر، اکتوبر ۱۹۵۱ء

از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے مبلغ اسلام مقیم واشنگٹن

(۲)

حلقہ مزوری

اس حلقہ میں کینساس سٹی، سینٹ لوئیس، انڈیانا پولس، سکاگو اور ملواکی کے مشن شامل ہیں۔ انچارج حلقہ ہذا مکرمی چوہدری شکر الٰہی صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

تعلیم و تربیت

جماعت کی تعلیم و تربیت کیلئے ہفتہ میں تین مجالس منعقد ہوتی رہیں۔

تبلیغ

غیر مسلم ہماری مجالس میں شامل ہوتے اور دفتر میں معلومات حاصل کرنے کے لئے آتے رہے۔ انہیں احمدیت کے متعلق معلومات بہم پہنچائی گئیں اور لٹریچر برائے مطالعہ پیش کیا گیا۔

تبلیغی اشتہارات وغیرہ بستی اور بذریعہ ڈاک تقسیم کئے گئے۔ یہاں ایک امرار کے علاقہ کے ۹۸ گھروں کو حضور اقدس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا پیغام "کمیونزم اور ڈیماکریسی" بذریعہ ڈاک بھیجا۔

سینٹ لوئیس پراٹسٹنٹ گرجوں نے مارٹن لوتھر کی یاد میں ریفرمیشن ڈے منایا۔ اس موقعہ پر ہزاروں کی تعداد میں تبلیغی اشتہارات تقسیم کئے۔ ایک اشتہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق اور ایک حضرت مسیح ناصری کی قبر کے متعلق تھا۔

یہاں ہر سال ایک میلہ بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے اور ایک بہت بڑا جلوس نکالا جاتا ہے اس موقعہ پر بھی بہت سے تبلیغی اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ یہاں ایک بہت امیر اور تعلیم یافتہ لوگوں کے گرجا Geane Methodist کی نوجوانوں کی مجلس نے اسلام پر تقریر کی دعوت دی تقریر اور سوال و جواب کا سلسلہ دو گھنٹے کے قریب جاری رہا۔ تقریر کے بعد "کمیونزم اور ڈیماکریسی" اور "یسوع صلیب پر نہیں مرے" پمفلٹ تقسیم کئے۔ ایک ٹی پارٹی کا انتظام کیا جس میں غیر مسلموں کی جسمانی اور روحانی خوراک سے تواضع کی گئی۔

سفر

امریکہ مشن کی سالانہ کنونشن میں شمولیت کے لئے کلیولینڈ گیا۔

دیگر مبلغین (برادران چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ انچارج۔ چوہدری غلام یٰسین صاحب اور مولوی عبد القادر صاحب) کے ہمراہ شکاگو۔ ڈیٹرائیٹ۔ کلیولینڈ اور ینگس ٹاؤن مشنوں کا دورہ کیا۔ ینگس ٹاؤن میں جماعت نے پبلک جلسہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ دیگر مبلغین کے علاوہ خاکسار کو بھی لیکچر کا موقع ملا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق تھا۔ جلسہ بفضل خدا امید سے بڑھ کر کامیاب رہا۔

متفرق

"احمدیہ گزٹ" کا ایک نمبر چھاپا اور تمام اندرونی و بیرونی مشنوں کو بذریعہ ڈاک ارسال کیا تین ہزار کی تعداد میں تبلیغی اشتہارات شائع کئے۔ ان میں ایک نو صفحہ کا پمفلٹ (جو دو سو پچاس کی تعداد میں چھاپا تھا) بھی شامل ہے۔

پرنٹنگ کا کام سیکھنے کے لئے سکول میں داخلہ لیا۔ کورس مکمل کرنے کے بعد کتب اور اشتہارات وغیرہ چھاپنے میں سہولت رہے گی۔

نئے ممبر

ایک نیگرو بھائی نے جو اسی ملک میں ایک لمبے عرصہ سے رہتے ہیں احمدیت قبول کی اور اسے عبد الحکیم نام دیا گیا۔ اللہ تعالےٰ اسے استقامت دے اور سلسلہ کے لئے بہت مفید بنائے۔ آمین

حلقہ پٹس برگ

اس حلقہ میں ڈیٹرائٹ، کلیولینڈ، ینگس ٹاؤن، پٹس برگ، نیکرن، ڈیٹن اور سنسناٹی کے مشن شامل ہیں۔ انچارج حلقہ ہذا برادرم عبد القادر صاحب ضیغم تحریر فرماتے ہیں:۔

خدا کے فضل سے سہ ماہی زیر رپورٹ میں حلقہ پٹس برگ کی مساعی روز افزوں ترقی پذیر رہیں یہ حلقہ تین سٹیٹس پر مشتمل ہے۔ جس میں اس وقت سات جماعتیں قائم ہیں۔ یہ سب جماعتیں اپنی اپنی جگہ خدمتِ اسلام میں تندہی سے مصروف ہیں۔ اور ان کا حلقۂ عمل بھی بہت وسیع ہے۔ اس لئے یہ تو ممکن نہیں کہ جملہ مساعی کی رپورٹ تفصیلی طور پر پیش کی جا سکے۔ ذیل میں مختصر خلاصہ پیش ہے۔

انتظام

ہر جماعت میں کام خوش اسلوبی، تیزی اور باقاعدگی سے سر انجام دینے کے لئے مختلف عہدیدار مقرر ہیں۔ مثلاً سیکرٹریان مال۔ تبلیغ۔ تعلیم۔ ضیافت امور عامہ اور امداد باہمی وغیرہ ان عہدیداروں کا ہر ماہ ایک ایک اجلاس ہوا جس میں حسب سابق ہر سیکرٹری نے اپنے کام کی رپورٹ پیش کی اور جو جو ان کے کاموں میں مشکلات پیدا ہوئیں۔ ان کا مناسب حل سوچا گیا اور اس کی روشنی میں آئندہ ماہ کیلئے پروگرام مرتب کیا جاتا رہا۔ اس جماعتی انتظام کے علاوہ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کا بھی نظام قائم ہے۔ ان کے بھی اس سہ ماہی میں چھ چھ عظیم اجلاس ہوئے۔ جس میں خاص طور پر غیر مسلموں کو

دعوت نامے بھیجے گئے۔ ان تقاریب میں پہلے اسلام کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کی جاتی رہیں پھر سوالات کے لئے وقت دیا جاتا رہا۔ آخر پر حاضرین کی چائے وغیرہ سے تواضع کی جاتی۔ اور جاتے وقت لٹریچر پڑھنے کیلئے دیا جاتا۔ ایسے جلسے بہت کامیاب ثابت ہوئے اور اب حاضرین کی تعداد ہر دفعہ آگے سے زیادہ ہوتی جاتی ہے کیونکہ ایسے جلسوں میں تقریباً ہر احمدی کو کسی نہ کسی غیر مسلم سے گفتگو کرنی پڑتی ہے۔ جس کے لئے اسے خود بھی تیار ہونا پڑتا ہے اور اس تیاری کی خاطر انہیں اسلامی کتب کا مطالعہ اور مختلف فیہ مسائل کے سیکھنے اور سمجھنے کی ضرورت پڑتی ہے جس کی وجہ سے اب اکثر ممبران کا مطالعہ کا شوق بڑھتا جا رہا ہے۔ سو ایسے جلسے صرف تبلیغی لحاظ سے ہی نہیں بلکہ جماعت کی تعلیم اور تربیت کے لئے بھی مفید ثابت ہو رہے ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کی زیر نگرانی ہر بدھ کی شام کو احمدی بچیوں کو باقاعدہ طور پر سلائی کا کام سکھلایا جاتا رہا۔ اور ساتھ ساتھ انہیں نماز بھی سکھائی جاتی رہی۔ سلے ہوئے کپڑوں کو فروخت کر کے ان کے منافع سے مشن ہاؤس کی قابل مرمت اشیاء کی مرمت کی گئی اور مجموعی طور پر مالی حالت کو بھی آگے سے زیادہ مضبوط کیا۔

تبلیغ

تبلیغ پہلے سے زیادہ تنظیم کے ساتھ ہوئی ہر اتوار کو ۷ بجے شام سے ۹ بجے شام تک پبلک جلسے منعقد کئے جاتے رہے جس میں جماعت کے مختلف ممبروں کے علاوہ غیر مسلموں کو بھی اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا جاتا رہا۔ تین مختلف چرچوں کے پادریوں کو تقاریر کے لئے مدعو کیا گیا جو اپنے ساتھیوں سمیت آئے اور حسب ذیل مضامین پر تقاریر کیں:۔

(۱) مسیحؑ کے معجزات (۲) ذبیح اللہ (۳) کفارہ مسیحؑ۔ جس کے بعد خاکسار نے اسلامی نظریہ بابت معجزات مسیح علیہ السلام اور قربانی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور کفارہ مسیح پیش کیا۔ اختتام جلسہ پر حاضرین کے ایڈریس لئے گئے اور انہیں لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا گیا۔

علاوہ ازیں خاکسار نے R Russell L. Bradley ڈائریکٹر آف کرسچن اینڈ جیوز کارپوریشن کی دعوت پر ان کی سالانہ کانفرنس میں جو ۱۰ اکتوبر کو پٹسبرگ میں ہوئی "اخوتِ اسلامی" پر تقریر کی اور "MEN DAY" پر میتھوڈسٹ چرچ میں "حیات انسانی کا مقصد" اور "ینگ کرسچن جوائنٹ کلب" میں "اسلام اور جنگ" کے موضوع پر تقریر کی۔ اختتام جلسہ پر جنہوں نے لٹریچر مانگا انہیں لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا گیا

اور بہت سے غیر مسلموں کو جو سنجیدہ نظر آئے مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی گئی

اس دفعہ عید الاضحیہ کے موقعہ پر ایک سو سے زائد افراد کو دعوت نامے بھیجے گئے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ۸۰ اور ۹۰ کے درمیان حاضری تھی۔ عید پر دو بکروں کی قربانی کی گئی اور دعوت کا انتظام بھی کیا گیا۔ کھانے سے پہلے ماسٹر بشیر احمد افضل صاحب اور [illegible] صاحب [illegible] R. L. Wood نے تقاریر کیں جس کے بعد خاکسار نے حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو قربانی کیلئے پیش کرنے کے واقعہ کو بھی بیان کیا اور خدا تعالےٰ کا اس قربانی کو قبول کرتے ہوئے اس دائمی قربانی کا انکی نسل میں قائم اور بائیبل کے اس واقعہ پر اختلاف کو بھی واضح کیا۔ تقریر کے بعد آدھ گھنٹہ تک سوالات کے جوابات دئیے جو غیر مسلموں کی طرف سے کئے گئے تھے۔ کیونکہ ان کے نزدیک ذبیح اسحٰق علیہ السلام ہیں نہ کہ اسمٰعیل علیہ السلام۔

تقاریر کے ذریعہ تبلیغ کے علاوہ اس سہ ماہی میں لٹریچر بھی آگے سے زیادہ تقسیم کیا گیا اور تین صد کاپیاں Why I believe in Islam کی فروخت کی گئیں۔ اس کے ساتھ What is Islam اور Jesus did not die on the Cross کی پندرہ سو کاپیاں پرنٹ کر کے ہسپتالوں اور بازاروں میں تقسیم کی گئیں

انفرادی تبلیغ پر بھی خاص طور پر زور دیا گیا زیر تبلیغ فیملیوں کو ان کے ہاں جا کر کئی کئی گھنٹے تبلیغ کی گئی اور ۱۵۶ افراد سے مشن ہاؤس میں اور دوسری ملاقات کے ذریعہ احمدیت کا پیغام دیا گیا اور تقریباً اتنے ہی افراد کو خطوط لکھے گئے اور ان کے سوالات کے جواب دئیے اور مطبوعہ معلومات بہم پہنچائیں اور سلسلہ کا لٹریچر بھیجا گیا۔

تعلیم و تربیت

ہفتہ میں تین روز اتوار کی صبح اور بدھ و جمعہ کی شام کو مشن ہاؤس میں تعلیمی و تربیتی کلاسز کا باقاعدہ انتظام کیا جاتا رہا۔ جس میں خاص طور پر دوران سال کے کورس کی کتاب "Teachings of Islam" پڑھی جاتی رہی۔ قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ قاعدہ یسرنا القرآن کے اسباق دئیے جاتے رہے۔ نماز اور اقوال آنحضرتؐ زبانی یاد کرائے گئے۔ اس کے علاوہ مختلف قرآنی دعائیں سکھلائی گئیں اور ایک ایک سورت ہر ممبر کو زبانی یاد کرائی گئی۔ بچوں کیلئے علیحدہ تعلیم کا انتظام رہا۔ جس میں قاعدہ یسرنا القرآن اور نماز سکھائی اور پڑھائی جاتی رہی۔ بڑی عمر کے بچوں سے چھوٹے چھوٹے مضامین پر تقاریر یاد کرائی جاتی رہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات و واقعات پر مختصر مضامین لکھوائے گئے۔ اور سلائی کا کام بھی سکھایا جاتا رہا۔ سہ ماہی امتحان بھی لیا گیا جس میں اکثر نے شمولیت اختیار کی اور نتیجہ بہت ہی خوشکن رہا۔ الحمد للہ!

سگریٹ پینے والے خدام کو اس بد عادت کو چھوڑنے کی طرف توجہ دلائی اور نمازوں کو ان کے وقتوں پر ادا کرنے کی طرف خاص طور پر زور دیا گیا۔ جمعہ کی نماز باقاعدہ طور پر مشن ہاؤس میں پڑھی جاتی رہی۔ جس میں بارہ بارہ پندرہ پندرہ میلوں سے احمدی احباب شامل ہوتے رہے۔

دورے

عرصہ زیر رپورٹ میں ینگس ٹاؤن مشن کا دو دفعہ کلیولینڈ مشن کا تین دفعہ اور ڈیٹن مشن کا ایک دفعہ دورہ کیا اور دوروں سے متعلقہ امور کو سرانجام دینے کی پوری طرح کوشش کی۔ جماعتوں کے حالات کے مدنظر انہیں ان کے کاموں کے متعلق ہدایات دیں اور کلاسز کو پڑھایا اور ان کے جلسوں میں تقاریر کیں۔ اس سال ایکرن میں نیا مشن بنا ہے جہاں ایک عرصہ سے صوفی عزیز احمد صاحب تجارت کرتے ہیں اور وہاں مشن بنانے کی کوشش میں رہے ہیں۔ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے دو افراد بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے ہیں اور اس طرح اس سہ ماہی میں خدا تعالےٰ نے ایکرن میں ہمارا ایک اور مشن کھول دیا ہے۔ الحمد للہ!

اس مشن کا بھی تین دفعہ دورہ کیا گیا اور وہاں غیر احمدیوں اور غیر مسلموں سے بھی گفتگو کا موقعہ ملا۔ اگرچہ یہ نیا مشن ہے۔ مگر وہاں جماعت کی ترقی کی بہت امید ہے احباب جماعت سے ان نئے احمدیوں کیلئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے خدا تعالےٰ انہیں استقامت بخشے اور ان کے وجودوں کو ایکرن مشن کیلئے مفید اور دوسروں کیلئے ہدایت کا موجب بنائے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں تقریباً ۱۵۰۰ میل کا سفر کیا گیا جماعتوں کی مالی حالت زیادہ مضبوط نہ ہونے کی وجہ سے تمام مشنوں کا جلد از جلد دورہ کرنا ذرا مشکل ہے۔ اس لئے آدھے مشنوں کا دورہ ایک سہ ماہی میں اور بقیہ کا دوسری سہ ماہی میں کیا جاتا ہے مگر ایسے تعلیمی و تربیتی دوروں کا جلدی جلدی ہونا بہت ضروری ہے۔ لیکن مالی تنگی کی وجہ سے ایسا کرنا تقریباً ناممکن ہے

احباب سے اس کیلئے خاص دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالےٰ ہماری اس مشکل کو دور فرمائے تاکہ کما حقہٗ تمام مشنوں کی نگرانی اور تعلیم کا کام سرانجام دیا جا سکے۔

آؤ چل کر ربوہ دیکھیں!

آؤ چل کر ربوہ دیکھیں — قدرتِ حق کا جلوہ دیکھیں
شورہ زار میں چشمۂ صافی — ظلِ صفا و مروہ دیکھیں
سکانِ ربوہ پر ہوتا — نازل منّ و سلویٰ دیکھیں
تعلیمِ اسلام کی مَے کا — ساقی۔ جام اور رکوہ دیکھیں
پروانوں کی پروازیں اور — شمعِ ناز کا عشوہ دیکھیں
اُمّتِ احمد کے مصلح کی — ہجرت گاہ اور مروہ دیکھیں
دینِ محمد کے غازی کی — تیاری اور غزوہ دیکھیں

اہلِ جفا کے مدِّ مقابل
اہلِ وفا کا اسوہ دیکھیں

محمد اسمٰعیل گوئیکی

جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی اشتعال انگیزی

از مکرم محمد یعقوب صاحب جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ گوکھووال

موضع گوکھووال کے احرار نے اس گاؤں میں مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۱ء بروز اتوار جلسہ کرنے کی تاریخ مقرر کر کے باقاعدہ اشتہار چھپوا کر اردگرد کے دیہات میں تقسیم کئے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس میں شامل ہوں اور ان میں احمدی جماعت کے خلاف جذبۂ نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی جاوے۔

چونکہ احرار کے علماء کی تقاریر اشتعال انگیز اور شر انگیز ہوتی ہیں اور اس طرح فساد برپا کرنے کی بھی یہ لوگ کوشش کرتے ہیں ان کی اس روش کے مدنظر افسران پولیس نے بھی مناسب خیال کیا کہ اس جلسہ کے موقعہ پر باقاعدہ پولیس کا انتظام کر دیا جاوے۔ چنانچہ مجسٹریٹ علاقہ کی معیت میں ایک انسپکٹر صاحب۔ پانچ سب انسپکٹر اور پچاس سپاہی اس انتظام کے لئے آ گئے۔

اشتہار میں مضامین سیرۃ خاتم النبیین اور جذبۂ جہاد پیدا کرنا بتائے گئے تھے اور اس جلسہ میں احرار کے چوٹی کے مولویوں کی آمد آمد کا چرچا تھا چنانچہ جب جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی تو پہلے چند نظمیں حضرت رسول کریمؐ کی حمد میں پڑھی گئیں۔ اس کے بعد سلسلہ تقاریر شروع ہوا۔ لیکن سیرۃ خاتم النبیین سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔ چونکہ درحقیقت ان لوگوں کو رسول پاکؐ سے کوئی محبت نہیں ہے اس لئے خداوند تعالیٰ نے ان سے سیرۃ خاتم النبیینؐ بیان کرنے کی توفیق بھی چھین لی ہے۔ احرار کا مقصد صرف احمدی جماعت کی مخالفت ہے وہ صرف عنوانوں کے پردہ میں عوام کو دھوکہ دے کر احمدیت کی مخالفت کرتے ہیں۔ عنوان کچھ اور رکھتے ہیں بیان کچھ اور کرتے ہیں۔ چنانچہ ہر ایک تقریر کرنے والے نے اصل موضوع کو چھوڑ کر حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق بدگوئی اور فحش کلامی کرنا ضروری سمجھا۔ کیونکہ احرار میں وہی چوٹی کا عالم تصور ہوتا ہے جو کہ زیادہ فحش کلامی کرے۔ چنانچہ اس جلسہ میں بھی ہر ایک نے فحش کلامی میں بڑھنے کی کوشش کی۔ سب سے پہلے مولوی عبدالرحیم اور سائیں حیات محمد نے اپنی فطرت کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ پر حملے کئے۔ سب سے اخیر پر مولوی محمد علی جالندھری جو احرار پاکستان کا صدر ہے نے تقریر شروع کی وہ جب حضرت مرزا صاحب کے خلاف فحش کلامی کر رہا تھا۔ تو کسی شخص نے کہہ دیا کہ مرزا صاحب کی مخالفت کے علاوہ ہمیں اور مسائل بھی بتا دیں تاکہ آپ کے علم سے ہم فائدہ اٹھا سکیں۔ بس پھر کیا تھا مولوی صاحب طیش میں آ گئے کہنے لگے ہمیں کہا جاتا ہے کہ اسلام کے دوسرے مسائل بیان کریں

افسوس ہے کہ ان لوگوں کو پتہ نہیں کہ مرزائی ہمیں کھاتا جا رہا ہے اور ہم بجائے اپنے ملک اور قوم کو بچانے کے نماز۔ روزہ حج اور زکوٰۃ کے مسئلے بیان کرتے رہیں جب ملک خطرہ میں ہو۔ تو اسوقت نماز۔ روزہ۔ حج وغیرہ کی طرف توجہ دینے کی ضرورت نہیں بلکہ سارا زور ملک کو بچانے پر صرف کرنا چاہیئے بعد میں نماز وغیرہ کی طرف توجہ دی جا سکتی ہے۔ چونکہ اسوقت مرزائی مسلمان ہم کو کھاتا جا رہا ہے اور ہمارا ملک و قوم خطرہ میں ہے اس لئے اسوقت ہم سارا زور مرزا صاحب کی مخالفت میں خرچ کریں گے مثال کے طور پر بیان کیا کہ جب کسی شخص کی بھینس بیمار ہو۔ اسکو نمک۔ اجوائن وغیرہ دینے کی ضرورت ہو۔ لیکن ساتھ ہی اس شخص کے گھر کو بھی اسی وقت آگ لگ جاوے تو کیا جب لوگ اسکے مکان کی آگ بجھانے کے لئے آویں تو گھر والا بجائے اس کے ان کو آگ بجھانے دے یہ کہہ دے گا۔ کہ پہلے میری بھینس کو نمک وغیرہ دے لو کیونکہ وہ بیمار ہے۔ ایسی بات تو کوئی پاگل ہی کہہ سکتا ہے لہذا اس وقت نماز روزہ۔ وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ سب سے ضروری کام مرزائیت کو مٹانا ہے۔ جو کہ ہماری قوم کو کھا رہی ہے اور ملک کو سخت خطرہ میں ڈالا ہوا ہے لہذا اس وقت ہم اور کوئی مسئلے بیان نہیں کریں گے۔ بلکہ مرزائیت کو مٹانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ کوئی حکومت کوئی پارٹی یا کوئی شخص اس کام سے ہمیں روک نہیں سکتا۔ جہاد کے متعلق تقریر کرتے ہوئے جماعت اور اسکے امام کے متعلق مولوی محمد علی نے عوام کو دھوکہ دینے کی خاطر عبارتوں کو کاٹ چھانٹ کر غلط بیانی کی مگر مولوی صاحب نے جہاد کے متعلق یہ نہ بتایا کہ وہ کیا ہوتا ہے اور کس طرح کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ اس کی تفاصیل بیان کریں تو ان کے فریب کی ہنڈیا چوراہے میں پھوٹ جاتی ہے۔ نہ ہی مولوی صاحب نے یہ بتایا کہ ان کی جماعت نے کہاں کہاں اور کس طرح جہاد کیا۔ اور کیا کیا کامیابی ان کے جہاد سے مسلمانوں کو ہوئی۔ بہتر تھا کہ مولوی صاحب اپنے اس جہاد کا ذکر کر دیتے جو احرار نے پاکستان بننے میں روکاوٹیں ڈالتے ہوئے کیا تھا یا جو جہاد اب وہ ملک میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ تاکہ عوام میں ان کے جہاد کی قلعی کھل جاتی۔ اگر مولوی صاحب میں دیانت داری ہوتی تو وہ جہاد کی تفصیلات اور اسکے بعد اپنی کارگزاری ضرور بیان کرتے تاکہ عوام کو جہاد کا پورا پورا علم ہو جاتا اور اسکو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتے۔ احراری تفصیلات میں اسلئے نہیں جاتے کہ کہیں عوام کو ان کی اصلی شکل نظر آ کر ان کا پول کھل کر تمام کاروبار درہم برہم نہ ہو جائے۔ محض یہ الزام لگا کر کہ مرزا صاحب نے جہاد منسوخ کر دیا۔ لوگوں کے جذبات کو بھڑکانا اور شر پیدا کرنا کوئی اسلامی یا ملکی خدمت نہیں ہے۔ بلکہ اسلام کو بدنام کرنا ہے۔ کیونکہ جہاد کی جو تشریح قرآن مجید نے کی ہے۔ اسکے مطابق جماعت احمدیہ تو ہر زمانہ میں جہاد میں مصروف رہی ہے۔ لیکن احراری منہ سے تو جہاد جہاد کا نعرہ لگاتے ہیں۔ مگر جب وقت آتا ہے بلوں میں جا گھستے ہیں۔

پھر بیان کیا کہ قادیانی ڈاکو ہیں اور لوگوں کے ایمان تباہ ہو رہے ہیں۔ ہم کہتے ہیں لیکن اے لوگو تمہارے گھروں کو چوروں اور ڈاکوؤں سے چلانے کے لئے بھونکتے ہیں۔

پھر کہا کہ اب تو چپہ چپہ پر ہمی پھرتے ہیں اگر کسی کا سنڈھا مر جائے اور کام کو چلانے کے لئے پیسے نہ ہوں۔ تو وہ بھی کام چلانے کے لئے بنی بن جاتا ہے

ایک مثال بیان کی کہ مشرقی پنجاب سے آئے ہوئے ایک مسلمان کے ساتھ اس کی جوان بیٹی تھی جب سکھوں کے حملہ کا خطرہ ہوا اور اس نے سمجھا کہ اب میری بیٹی کو سکھ اٹھا کر لے جائیں گے۔ تو اس نے خود اپنی بیٹی کو قتل کر دیا تاکہ اسکو سکھ نہ لے جائیں۔ چونکہ مرزائی دین کی بے عزتی کرتا ہے اور دین کی بے عزتی مال اور بیٹی کی بے عزتی سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔ اسلئے یہ بے عزتی برداشت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ہم مرزائیت کی مخالفت کرتے چلے جائیں گے۔ اور کوئی حکومت۔ کوئی پارٹی۔ ہمیں اس سے روک نہیں سکتی۔ نیز کہا کہ اگر کوئی گاؤں حکومت کے حکم کی خلاف ورزی کرے۔ تو اس گاؤں میں پولیس کی چوکی بٹھائی جاتی ہے۔ جب دین کی بے عزتی کی جاوے تو احرار کی چوکی کیوں نہ وہاں بٹھائی جاوے ضرور بیٹھے گی۔ ضرور بیٹھے گی اس سے ہمیں کوئی نہیں روک سکتا۔

بیان کیا کہ اگر کوئی چور یا ڈاکو میرے گھر میں آئے اور مجھے قتل کرنے کے لئے حملہ کرے تو میں اپنی حفاظت کے لئے اس کا مقابلہ کروں اور چور یا ڈاکو کو قتل کر دوں تو کوئی عدالت اس میں مجھے مجرم قرار دے کر سزا نہیں دے سکتی۔

حکومت پاکستان کی مثال اس طرح دی کہ ایک شخص کی دو بیویاں ہوں ایک کو وہ اچھے اچھے کپڑے اور چوڑیاں لا کر دیوے اور دوسری بیچاری بھوکی اور ننگی رہے اور خاوند اسکی پرواہ نہ کرے تو آخر تنگ آ کر وہ طلاق مانگیگی۔ حکومت پاکستان کا سلوک مرزائیوں سے نہایت اچھا ہے اور ہماری طرف کوئی توجہ نہیں ہے اگر حکومت ہمیں قابل توجہ نہیں سمجھتی تو پھر ہمیں طلاق ہی دیدیوے۔ تاکہ ہم اپنا کوئی اور انتظام کریں۔

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب و دیگر احمدیہ لٹریچر سے کتر و بیونت کر کے اور غلط مفہوم دے کر عوام کو دھوکہ میں ڈالنے کی اور اشتعال دلانے کی ہر وقت کوشش کرتے رہے ہیں۔ جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ ملک میں بدامنی پیدا کر کے ملک و قوم کو نقصان پہونچانے کے درپے ہیں۔ اس لئے عوام کو ان کے چکمے میں نہیں آنا چاہیئے

جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ
گوکھووال چک نمبر ۱۲۱ جھنگ برانچ
ضلع لائل پور

سیکرٹریان مال کی خدمت میں اطلاع

جملہ سیکرٹری صاحبان انجمن ہائے احمدیہ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ اگر وہ بذریعہ بنکس یا چیکس دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو روپیہ بھجوائیں۔ تو انہیں درج ذیل امور کا خاص خیال رکھنا چاہیئے :-

(۱) بنک میں بحساب صدر انجمن احمدیہ پاکستان روپیہ جمع کرا کر بنک کی اصل رسید معہ تفصیل دفتر محاسب کو فوراً بھجوا دیجائے
(۲) بنک کی اصل رسید نہ بھجوائے جانے کی صورت میں دفتر کسی تفصیل پر کوئی کارروائی نہیں کرے گا۔
(۳) جو احباب کسی وجہ سے بنک کی اصل رسیدات دفتر محاسب کو نہ بھجوا سکیں وہ انہیں صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے حساب بنک میں روپیہ جمع کراتے وقت اپنا نام لکھوانا ہوگا۔ ورنہ دفتر کوئی رقم ادا نہیں کرے گا کیونکہ بنکس ہمارے حساب میں روپیہ جمع ہونے کی اطلاع بھیجتے وقت صرف اتنا لکھ دیتے ہیں کہ کس قدر روپیہ جمع ہوا ہے۔ جمع کنندہ کا کوئی نام نہیں دیتے۔
(۴) سوائے ان چیکس کے جو لوکل بنکس پر ہوں۔ بیرونجات کا کوئی چیک براہ راست صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے حساب میں جمع نہ کرا دیا جائے۔ بلکہ بیرونجات کے چیکس ہمیشہ دفتر محاسب کو بھجوائے جائیں۔
(۵) ڈرافٹ ہمیشہ راولپنڈی۔ ملتان۔ کراچی۔ لائل پور۔ سرگودھا اور چنیوٹ کے بنکس پر بھجوائے جائیں۔ ورنہ ان پر بنک کمیشن دوبارہ ادا کرنا پڑے گا۔
(۶) دفتر محاسب کو ڈرافٹ اور چیکس ہمیشہ کراس کر کے بھجوانے چاہئیں تاکہ ان کے ضائع ہونے کا احتمال نہ رہے۔

(محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

بقیہ صفحہ

ارتداد کے لئے مبلغوں کے باقاعدہ بھیجنے کا انتظام سب سے پہلے کوئی کرتا ہے۔ تو یہی جماعت۔ اگر لندن کانفرنس مذاہب میں اسلام پر کوئی لیکچر دیتا ہے۔ تو یہی کافر۔ اس چھوٹی سی جماعت کی دونوں شاخوں نے علیحدہ علیحدہ رہ کر بھی جس مستعدی و خلوص سے دو ہائی سکولوں اور ان کی شاندار عمارتوں کا انتظام کر رکھا ہے، وہ ہم لوگوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ ہم احمدی نہیں ہیں۔ نہ ان کے عقائد سے ہمیں تعلق ہے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ایک بات ان کی تمام مسلمان اختیار کر لیں۔ اور وہ یہ کہ یہ سب لوگ ایک نظام کے ماتحت ہیں۔ اور جس تنظیم اور باقاعدگی کے ساتھ وہ کام کرتے ہیں۔ اس کا ہم کو پیرو ہونا چاہیئے۔ کیا مسلمان توجہ کریں گے؟"

(اخبار کشمیری لاہور مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۲۶ء)

شیخ محمد حسین صاحب قدوائی بیرسٹر ایٹ لاء

"میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مرید نہیں۔ لیکن اتنا ضرور کہوں گا۔ کہ انہوں نے ہندی مسلمانوں کے اندر تبلیغ اسلام کی روح پھونکدی۔ خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل لاہور ان چند لوگوں میں سے ہیں۔ جو مرزا صاحب کی بدولت از سر نو مسلمان ہوئے۔ اور ان میں خدمت اسلام کا جذبہ اس قدر پیدا ہوا۔ کہ انہوں نے اپنی چلتی ہوئی وکالت کو خیرباد کہہ کر اسلام کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔" (رسالہ اشاعت اسلام لاہور اپریل ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۵۶)

ایڈیٹر مشرق گورکھپور: "ہندوستان میں صداقت اور اسلامی سپرٹ صرف اس لئے باقی ہے۔ کہ یہاں روحانی پیشواؤں کے تصرفات باطنی اپنا برابر کام کر رہے ہیں۔ اور کچھ عالم بھی اس شان کے باقی ہیں۔ جو عبد العداہم نہیں ہیں۔ سچ پوچھو تو اس وقت یہ کام جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم کے حلقہ بگوش اسی طرح انجام دے رہے ہیں۔ جس طرح قرون اولی کے مسلمان انجام دیا کرتے تھے۔" (مشرق گورکھپور ۲۱ جنوری ۱۹۲۹ء)

محترم میاں بشیر احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لاء سابق ایڈیٹر رسالہ ہمایوں حال سفیر ترکی

"ہندوستان میں فرقہ احمدیہ نے (جن کے اس دعوی کو کہ روحانی رہنما مسیح موعود ہے۔ بہت سے مسلمانوں نے بدعت اور کفر کہا) اکثر باتوں میں اسلامی عقائد کو حشو و زوائد سے پاک کر کے اسلام کو لامذہب مسلمانوں اور غیر مسلم نقادوں کے سامنے پیش کیا۔ اشاعت اسلام کے سلسلہ میں انہوں نے انگلستان اور امریکہ میں مستقل طور پر کام شروع کر دیا۔ اور انگریزی میں کتابیں اور رسائل شائع کئے۔ یہ فرقہ صوم و صلوۃ کا پابند ہے۔ اور مذہبی رسوم کا ادا کرنا ضروری سمجھتا ہے، اور اگرچہ اس کے بعض پیرو تنگ خیال ہیں (؟) لیکن بہت سے ایسے ہیں۔ جو اسلام کو عقلی نقطہ نظر سے دیکھنے کے مدعی ہیں۔ اور اس کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے اور لوگوں میں پھیلانے کے لئے بیقرار نظر آتے ہیں۔"

(رسالہ ہمایوں لاہور مئی ۱۹۲۷ء صفحہ ۳۴۳)

اعلان برائے سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ

تمام سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے کہ رقم حصہ آمد ارسال کرتے وقت صرف نام ہی نہ لکھا کریں۔ بلکہ نمبر وصیت معہ سکونت کے تحریر فرمایا کریں۔ اگر وصیت نمبر معلوم نہ ہو۔ تو دفتر ہذا کو نام، ولدیت معہ سابقہ سکونت تحریر کر کے نمبر وصیت معلوم کر لیں۔ کیونکہ نمبر وصیت نہ ہونے کی وجہ سے رقم کا اندراج غلط ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اس لئے نمبر وصیت ضرور لکھنا چاہیئے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نائیجیریا مشن کا اصلی پتہ!

نائیجیریا مشن کے نام خطوط لکھنے والے بعض دوست غلط پتہ تحریر کرتے ہیں۔ صحیح پتہ یہ ہے۔

"لیگوس۔ نائیجیریا۔ برطانوی مغربی افریقہ"

یا "لیگوس۔ نائیجیریا" بھی کافی ہے۔

(خاکسار نسیم سیفی)

موافق لٹریچر

ہم ایسی کتب اور رسائل کو جمع کرنے میں کوشاں ہیں۔ جن میں مخالفین کی طرف سے احمدیت کے کچھ موافق لکھا گیا ہے۔ ایسی کتب کے اسماء اور حوالجات سے جو دوست واقف ہوں وہ مہربانی فرما کر ہمیں مطلع فرمائیں۔ (وکیل الدیوان)

یہ بچہ کس کا ہے؟

ایک لڑکا جس کی عمر قریباً پانچ سال۔ حجامت انگریزی کوٹ رنگ سیاہ۔ پاؤں میں چپلی رنگ سیاہ۔ منہ پر چھائیوں کے داغ لاہور سے لالہ موسیٰ کو جو گاڑی بارہ بجے دن کے آتی ہے گاڑی مذکور میں سے ۲۶-۱۲ اسٹیشن لالہ موسیٰ سے لاوارث ملا ہے یہ لڑکا بات چیت اچھی طرح نہیں کر سکتا ہے۔ اگر ماں باپ کا نام پوچھا جائے۔ تو صرف ماجھاں بولتا ہے یہ لڑکا سٹیشن سے بابو محمد رؤف صاحب اوورسیر محکمہ نہر متصل مسجد بھگنوالی [?] خوشاب کے پاس ہے ملک شیر بہادر خان پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ

تبلیغ کی آسان راہ

آپ جن اردو یا انگریزی دان لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا پتہ ہم کو خوشخط روانہ کریں۔ ہم ان کو لٹریچر روانہ کر دیں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

مفید معلومات

پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان ۲۵ نومبر ۱۹۵۱ء کو دوستی کا معاہدہ ہوا ہے۔

مغربی پنجاب میں اب تک ۸ لاکھ مہاجرین تخلیہ کنندگان کی ۳۹ لاکھ ایکڑ زمین پر آباد کئے جا چکے ہیں۔

پاکستان آئندہ چھ سال میں اپنی تعلیمی ترقی کے قومی منصوبہ پر ۱۱۵ کروڑ روپے خرچ کرے گا۔ اس منصوبہ کے تحت ۷۰۲، ۸ نئے ابتدائی اسکول ۲۱، ۷ ثانوی اسکول ۸ انٹرمیڈیٹ کالج ۷ ڈگری کالج۔ دس ہوسٹل تعلیم بالغان کے ۲، ۸۰۷ مراکز ۱۳ فنی ادارے اور ۱۲ تجارتی اسکول قائم کئے جائیں گے۔

گذشتہ تین سال میں پرمٹ کے ذریعہ یا اس کے بغیر ۸۵۰،۵۰۰ مہاجرین مغربی پاکستان میں داخل ہوئے۔

حکومت پاکستان نے مشرقی بنگال کے ضلع کھلنا میں امدادی کاموں کے لئے ۲۵ لاکھ روپے کا عطیہ دیا ہے۔

حسب معمول شرائط کے تحت یکم دسمبر ۱۹۵۱ء سے سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان منی آرڈر سروس دوبارہ شروع ہو گئی ہے۔

حکومت پاکستان نے زمین کے تحفظ کا مرکزی ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کا مقصد صدر دفتر کوئٹہ میں ہو گا۔

مشرقی پاکستان میں نمک پر سے چنگی کا محصول ختم کر دیا گیا ہے۔

پاکستان تاریخ بورڈ نے مختصر تاریخ پاک و ہند مرتب کی ہے۔ جو اعلیٰ ثانوی اسکولوں کے فائنل امتحان کے لئے درسی کتاب کی حیثیت رکھے گی۔

بلوچستان میں قبیلہ سنجرانی [?] کے سردار محمد اکبر خاں نے مہاجرین کی بحالی کے لئے امین آباد اور چاغی میں ۱۰۰۰ ایکڑ قابل کاشت اراضی پیش کی ہے۔

بنک دولت پاکستان کے چیف ایڈمنسٹریٹو افسر مسٹر شیر جنگ خاں اس بنک کے ڈپٹی گورنر مقرر کئے گئے ہیں۔

مسٹر جسٹس جی۔ بی کانسٹنٹائن سندھ چیف کورٹ کے قائم مقام چیف جج مقرر کئے گئے ہیں۔

پاکستان میں علوم پیمائش ارض اور ارضی طبیعیات کی قومی کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ جو ان علوم کی منصوبہ بندی اور ترقی نیز نوجوانوں کو ان علوم کی تربیت کے طریقوں کے متعلق حکومت کو مشورہ دے گی۔

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوایا کریں

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد ارسال فرمائیں۔ کہ اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہو سکے۔ جن احباب کی قیمت ختم ہو گئی ہے اگر ان کی طرف سے قیمت موصول نہ ہوئی۔ تو ان کی خدمت میں اخبار روانہ نہیں ہو سکے گا۔

حفاظتی کونسل کو ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ پر جلد سے جلد غور کرنا چاہیئے (ظفر اللہ خاں)

لندن ۸ رجنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے جو اب پیرس واپس آگئے ہیں۔ حفاظتی کونسل پر زور دیا ہے۔ کہ اسے کشمیر کے متعلق ڈاکٹر گراہم کی دوسری رپورٹ پر جلد از جلد غور کرنا چاہیئے۔ اس لئے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کونسل اس ہفتہ کے آخر میں یا آئندہ پیر کو رپورٹ پر غور کرے گی۔ البتہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کیا کونسل رپورٹ کو رسمی طور پر وصول کرنے کے علاوہ بھی اس موقعہ پر کوئی کارروائی کرے گی یا نہیں۔ بعض ارکان کی رائے یہ ہے۔ کہ رپورٹ پر غور کرنے اور قرارداد مرتب کرنے کے لئے کافی وقت ملنا چاہیئے۔ اس لئے گراہم رپورٹ پر غور اور قرارداد کی ترتیب کو اس مہینہ کے اواخر یا فروری کے اوائل تک کے لئے ملتوی کر دینا چاہیئے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ اس وقت تک ہندوستان کے عام انتخابات بھی ختم ہو چکے ہوں گے۔ (اسٹار)

دولت مشترکہ کی کانفرنس میں پاکستانی وفد

لندن ۸ رجنوری۔ دولت مشترکہ کے وزرائے خزانہ کی کانفرنس کے سلسلہ میں پاکستانی افسروں کا وفد وزارت خزانہ کے جائنٹ سکرٹری مسٹر ممتاز حسین کی قیادت میں یہاں پہنچ گیا ہے۔ یہ وفد آج ہی دولت مشترکہ کے دیگر رفقاء سے بات چیت شروع کر دے گا۔ چوہدری محمد علی وزیر خزانہ بھی عنقریب لنڈن پہنچ رہے ہیں۔ (اسٹار)

جاپانی ماہرین اقتصادیات ماسکو کانفرنس میں شریک ہوں گے

لندن ۷ رجنوری ماسکو میں اپریل میں جو اقتصادی کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ اس میں جاپانی اقتصادی ماہرین بھی شریک ہوں گے۔ اس دعوت سے اس خیال کو مزید تقویت پہنچتی ہے کہ روس جاپان کو متاثر کرنا چاہتا ہے۔ کہ اشتراکی چین سے تجارتی تعلقات بڑھانے میں اس کا "فائدہ" ہے (اسٹار)

لیبیا کو ترکیہ کی مبارک باد

استنبول ۸ رجنوری۔ ترکیہ کے وزیر خارجہ نے یہاں بیان کیا ہے۔ کہ مملکت کے سربراہ وزیر اعظم اور وزارت خارجہ کی طرف سے لیبیا کی نئی مملکت کے قیام پر مبارکباد کے پیغام ارسال کئے گئے ہیں۔ یہ تجویز بھی بہ اتفاق آراء منظور کر لی گئی ہے۔ کہ ترک پارلیمنٹ خود ایک تہنیتی پیغام روانہ کرے۔ ایوان کے ایک رکن برہان الدین اوناٹ نے لیبیا کو خراج پیش کرتے ہوئے کہا۔ سلطان "قانونی" سلیمان کے وقت سے لے کر خوشحالی اور پریشانی کے دور میں لیبیا ترک قوم کی مادی طور پر حمایت کرتا رہا ہے۔" بے شمار مصائب جھیلنے کے بعد بالآخر یہ قوم خود بھی آزادی سے ہمکنار ہو سکی ہے۔" (اسٹار)

امریکہ میں تانبہ کے وسیع ذخائر کی دریافت

ڈیٹرائٹ (گن) ۸ رجنوری۔ حال ہی میں ریاستہائے متحدہ میں تانبے کے جو وسیع ذخائر ملے ہیں۔ امید ہے کہ ان سے تانبے کے متعلق دنیا کی آزاد قوموں کی تمام دفاعی ضروریات پوری ہو جائیں گی۔ شمالی مچیگن میں اونٹو ناگن کاؤنٹی میں تانبے کے جو ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔ اندازہ ہے کہ ان سے ۳۰ کروڑ ٹن تانبہ حاصل ہوگا۔ امید ہے کہ اسی سال اس معدن سے ۵۰۰ ۳۲ ٹن تانبہ برآمد ہوگا۔ توقع ہے کہ کالومیٹ اینڈ ہیکلا مائننگ کمپنی چند ماہ کے اندر اندر بالائی جزیرہ نما کے علاقہ کو ترقی دینے کا کام شروع کر دیگی۔ اس علاقہ میں تانبا سطح زمین کے قریب ہے اور با آسانی نکالا جا سکتا ہے۔

امریکہ کے انتخابات صدارت کی مصور تاریخ

واشنگٹن ۸ رجنوری۔ امریکہ میں اب تک صدارت کے لئے جو انتخابات لڑے گئے ہیں۔ اب انہیں کتابی شکل میں شائع کر دیا گیا ہے۔ اس کتاب کا نام The Presidency صدارت سے آج ہے۔ اور اسے امریکہ کے انتخابات صدارت کی مصور تاریخ کہا جا سکتا ہے۔ کتاب میں امریکہ کے ہر صدر کی زندگی اور اس کی سیرت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور یہ ایک ہزار سے زیادہ تصویروں پر مشتمل ہے۔

(ی۔ سی صف۔ س)

سرحد اسمبلی کا اجلاس

پشاور ۸ رجنوری صوبہ سرحد کی نئی اسمبلی کا اجلاس جب ۱۰ رجنوری کو شروع ہوگا۔ تو پہلے روز اسمبلی کوئی سرکاری کارروائی نہیں کرے گی۔ اور مرحوم لیاقت علی خاں کی یاد میں اجلاس ملتوی ہو جائے گا۔

زیور کی گمشدگی

میری لڑکی کا طلائی زیور ۲۹-۱۲-۵۱ کو ربوہ سے آتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ جو ایک ہار طلائی وزنی ۳½ تولے اور ایک لوکٹ طلائی مع زنجیری وزنی ۱½ تولہ کے قریب ہے۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو، یا کسی کو اٹھاتے دیکھا ہو۔ تو براہ کرم مطلع فرماویں یا حضرت اقدس کے حضور پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

حافظ عبد الرحمٰن مہاجر بٹالوی ثم قادیانی حال مکان ۸۹ بھاٹی (؟) ولیشنو گلی ۱۲۷ نسبت روڈ لاہور

چرچل ٹرومین ملاقات میں انتہائی اہم فیصلے کئے جائیں گے

لندن ۸ جنوری۔ واشنگٹن کے مبصرین امید ظاہر کر رہے ہیں کہ مسٹر چرچل اور صدر ٹرومین کے درمیان تاریخی نوعیت کے جو مذاکرات شروع ہیں۔ انمیں بعض انتہائی اہم فیصلے کئے جائیں گے۔

ان مذاکرات میں طاقتور ترین اسلحہ کے استعمال اور نگرانی کے متعلق بھی غالباً کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ صدر ٹرومین امریکہ کی طرف سے یہ اطمینان دلائیں گے کہ ایٹم بم کے استعمال سے قبل برطانیہ سے مشورہ کر دیا جائے گا۔ تکنیکی معلومات کا باہمی تبادلہ بھی ممکن ہو سکے گا۔ جن نازک مسائل پر دونوں مدبرین بات چیت کر رہے ہیں۔ ان میں مشرق بعید کے سفارتی مسائل اور برطانیہ کا اشتراکی چین کو تسلیم کر لینے اور ہند چینی میں اشتراکی مداخلت کا مسئلہ بھی شامل ہوگا۔ ہانگ کانگ میں جو چین کے جنوبی ساحل پر اتحادیوں کی قریب ترین چوکی ہے۔ ماؤزے تنگ کی افواج کے حملہ کا امکان زیادہ حقیقی بنتا چلا جا رہا ہے۔

توقع ہے کہ چرچل ٹرومین گفت و شنید یورپ کے متعلق اینگلو امریکی پالیسی میں قریبی رابطہ پیدا کرے گی۔ مشرق کی کمان قائم کرنے والی طاقتوں کی کانفرنس منعقد کرنے کے لئے تاریخ کا تعین کیا جائے گا۔ اور بعض خاص اہم اقتصادی امور پر غور کیا جائے گا۔

. . . . . . جن میں ایک نئے اینگلو امریکی اقتصادی بورڈ کا قیام بھی شامل ہوگا (اسٹار)

برطانیہ کے تجارتی بحری بیڑے کی دفاعی تیاریاں

لندن ۸ رجنوری۔ اس وقت برطانیہ کے جہاز ساز کارخانوں میں جو جہاز زیر تعمیر ہیں۔ ان میں تقریباً دو تہائی برطانیہ کے تجارتی بحری بیڑے کے لئے بنائے جا رہے ہیں۔ اور ان سب میں دفاعی ضروریات کے پیش نظر اب کچھ تبدیلیاں کی جا رہی ہیں۔ جہازوں کے عرشہ کو زیادہ مضبوط بنایا جا رہا ہے تاکہ بعد میں توپیں لگائی جا سکیں۔ ایک جہاز ران کمپنی نے جس کے جہاز مشرق بعید اور امریکہ جاتے ہیں اپنے جہازوں کو ہر قسم کے دفاعی آلات اور سامان سے لیس کیا ہے

بحری تربیتی اسکول میں خفیہ جنگ کے خاص کورس کی تربیت دی جا رہی ہے اور اکثر کمپنیاں اپنے جہاز ران بڑے افسروں کو وہاں بھیج رہی ہیں۔ اسکے علاوہ جہاز کمپنیاں ایٹمی اور دوسرے نئے اسلحوں کے حملوں سے

مختصرات

لندن ۸ رجنوری۔ برطانیہ کے جہاز ساز کارخانوں کی مصروفیات ان دنوں بڑھی ہوئی ہے۔ اسوقت ان کارخانوں کے پاس ۱۰۰۰ سے زیادہ جہاز بنانے کے ٹھیکے موجود ہیں۔ جن کا مجموعی وزن ۶۲ لاکھ گراس رجسٹرڈ (۵۵ لاکھ) ٹن سے بھی زیادہ ہے۔

بغداد ۸ رجنوری۔ عراقی حکومت اقتصادیات و عدل کی وزارتوں کے اعلیٰ افسران پر مشتمل ایک کمیٹی بنا رہی ہے جو تیل کے نظم و نسق کے سلسلہ میں نئے قوانین کا مسودہ مرتب کرے گی۔ اس کا تعلق تیل کے ان اداروں سے ہوگا جو نئے معاہدوں کے تحت سرکاری نگرانی میں لئے جانے والے ہیں۔ (اسٹار)

دمشق ۸ رجنوری۔ ملک میں مویشیوں کی اصلاح کے لئے شامی وزارت زراعت کا محکمہ حیوانات جانوروں کی نسل کشی کا ایک ایسا مرکز قائم کرنیوالا ہے جو سارے مشرق وسطیٰ میں اپنی نوعیت کا سب سے بڑا مرکز ہوگا۔ (اسٹار)

بیروت ۸ رجنوری۔ مصری ساحلی محکمہ کے ڈائریکٹر جنرل جو عرب لیگ کے مقاطعۂ اسرائیل دفتر کے نگران ہیں مقاطعہ کے سلسلہ میں یہاں پہنچ گئے ہیں انہوں نے وزیر اعظم عبد اللہ الیافی بے سے ملاقات کی۔ (اسٹار)

قاہرہ ۸ رجنوری۔ مصر اور سویٹزرلینڈ کے درمیان اقتصادی معاہدہ میں حال میں جو ترمیم کی گئی ہے۔ اس کے مطابق یکم جنوری سے مصر میں آنے والی سوئس درآمدات پر کسی قسم کی پابندی باقی نہیں رہی ہے اور ضروری اور غیر ضروری سامان کا امتیاز بھی ختم کر دیا گیا ہے (اسٹار)

عمان ۸ رجنوری۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ جس دن شاہ طلال اردن کے نئے دستور پر دستخط کریں گے اسے قومی تعطیل کا دن قرار دیا جائے گا اور اس روز تمام ملک میں جشن منایا جائے گا۔

دستور کو دونوں ایوان نے منظور کر لیا ہے اور اب شاہی منظوری کے لئے اسے شاہ کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے۔ (اسٹار)

حفاظت کے لئے ضروری آلات لگانے کی نگرانی کے لئے اپنے افسروں کو متعین کر رہی ہیں۔ اسٹار